دولة الإمـارات العـربيّة المتّحـدة
الهيئة العامّة للشؤون الإسلاميّة والأوقاف

الجمعة: ٢٣ محرّم الحرام ١٤٣٧هـ
الموافق: ٦/ ١١ / ٢٠١٥م

بدگمانی سے بچو

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيِّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

بدگمانی کا مفہوم اور اس کا حکم

عزیزانِ محترم! ظن کے معنیٰ گمان کرنے کے ہیں، اس کی دو ۲ قسمیں ہیں: حُسنِ ظن یعنی اچھا گمان، اچھی سوچ رکھنا، دوسری قسم سُوئے ظن یعنی بدگمانی وغلط سوچ رکھنا۔ اچھا بُرا گمان کبھی اپنے متعلق، کبھی دوسروں سے متعلق اور کبھی اللہ تعالیٰ سے متعلق ہوتا ہے، بدگمانی دِینی خرابی کا بھی باعث ہے، بدگمانی میں گرفتار شخص شیطان کے دامِ فریب میں گرفتار رہتا ہے، حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے، دوسروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے، اور اُن کی

غیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے، الغرض بدگمانی سے عدم اعتمادی کی فِضا پیدا ہوتی اور نفرتیں پھیلتی ہیں، برائیوں میں اضافہ ہوتا ہے، گمراہیاں جنم لیتی ہیں، اور باہمی اجتماعیّت متأثر ہوتی ہے، بدگمانی سے بچنا اہلِ ایمان وصالحین کا طریقہ ہے، خالقِ کائنات جلّ جلالہ اہلِ ایمان کو بدگمانی سے روکتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيراً مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾[1] "اے ایمان والو! بہت گمان سے بچو، یقیناً بعض گمان گناہ بھی ہوتے ہیں"۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت مفسرینِ کرام فرماتے ہیں کہ "مسلمان بھائی پر بدگمانیاں مت کیا کرو، اس کے کام یا کلام میں اچھا پہلو نکل سکتا ہو، تو اسے خواہ مخواہ بُرے پہلو پر محمول مت کرو، بعض گمان فرض ہیں، جیسے اللہ تعالی کے ساتھ اچھا گمان رکھنا، کہ وہ اپنے فضل وکرم سے مجھ گناہ گار کو ضرور بخش دے گا، بعض گمان مستحب ہیں، جیسے مسلمان بھائی سے اچھا گمان رکھنا، بعض گمان حرام ہیں، جیسے رب تعالی پر بدگمانی کہ وہ مجھے ہرگز نہیں بخشے گا، یا مسلمان پر بلاوجہ بدگمانی کرنا"[2]۔

---

(۱) پ۲۶، الحجرات: ۱۲.

(۲) "تفسیر نور العرفان"، ص۸۲۴، ۸۲۵ بتصرف۔

ایک اَور مقام پر ارشادِ خداوندی ہے: ﴿وَما يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلاَّ ظَنّاً ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئاً﴾[1] "ان میں سے اکثر توصرف گمان پر چلتے ہیں، یقیناً گمان حق کا کچھ کام نہیں دیتا"۔ بدگمانی گمراہی کا بھی سبب ہے، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان سے متعلق بدگمانی رکھے، جہاں تک ممکن ہو دوسرے کے افعال وگفتار کو صحیح سمجھے، کبھی انہیں برائی پر محمول نہ کرے، جب بھی کسی کا کوئی عمل دیکھے یا کوئی بات سنے، جہاں تک ممکن ہو اُس کی صحیح توجیہ کرے، اپنے غلط خیال کی تکذیب کرتا رہے، یہاں تک کہ حُسنِ ظن کی عادت پڑ جائے، اور بدگمان فکر کا خاتمہ ہوجائے، ہاں اگر حُسنِ ظن، عزّت وآبرو کے جانے، مال ومتاع کے تلف ہونے یا کسی دِینی خرابی کا باعث ہو، توپھر اس سے اجتناب بھی ضروری ہے۔

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! بدگمانی کبھی اللہ تعالی سے بھی کی جاتی ہے، لوگوں سے بھی اور کبھی اپنے آپ سے بھی ہوتی ہے، اللہ تعالی اور لوگوں سے بدگمانی گناہ ہے، جس کی اسلام نے شرزنش ومذمّت بیان کی ہے، جبکہ اپنے آپ سے بدگمانی مایوسی ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «حُسْنُ الظَّن مِن حُسْنِ العِبادَة»[2] "اچھا گمان رکھنا اچھی عبادت ہے"۔

---

(۱) پ۱۱، یونس: ۳٦.

(۲) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، بَابُ في حُسن الظن، ر: ٤٩٩٣، صـ٧٠٣.

بدگمانی کے اَسباب

برادرانِ مَن! دوسروں کے کردار وگفتار سے متعلق نارَوا اَفکار وخیالات رکھنا، اور اپنی اس غلط سوچ کو عملی جامہ پہنا کر اپنے اُس فعلِ بد کو حقیقت پر مبنی کرنا بدگمانی ہے، بدگمانی چاہے خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ سے ہو یا اُس کی مخلوق سے، یہ ایک بدترین جُرم ہے، بدگمانی کے اَسباب میں جہالت، تنگ نظری، منفی سوچ، یعنی کسی بات کے منفی پہلو کو اس کے مثبت پہلو پر ترجیح دینا بھی ہے، اس کے علاوہ دشمنی، مخالَفت، لالچ وخود غرضی، بیماری، باطنی کمزوری، اَخلاقیات سے عاری ہونا، ایسی جگہوں پر نشست وبرخاست کرنا جہاں تہمت کا اندیشہ ہو، بُرے وشر پسند اَفراد کی ہمنشینی ودوستی وغیرہ بھی بدگمانی وتہمت کے اسباب ہیں، ان تمام باتوں سے ہمیں اجتناب کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ سے بدگمانی یُوں کہ: اللہ تعالی نے ہمیں غریب بنایا، جبکہ فُلاں کو امیر بنایا، ہمیں مریض بنایا جبکہ فُلاں کو صحت مند، ہمیں کمزور بنایا جبکہ فُلاں کو طاقتور بنایا، ہمیں بے اولاد بنایا جبکہ فُلاں کو اولاد سے نوازا! وغیرہ وغیرہ۔

حضراتِ گرامی قدر! یہ دنیا دارُالامتحان ہے، اللہ کریم کبھی دَولت دے کر آزماتا ہے، کہ یہ غریبوں کی مدد، زکاۃ، حج اور دیگر واجبات کی ادائیگی کرتا ہے یانہیں! اور کبھی غربت، بیماری اور بےاَولادی سے آزماتا ہے، یہ تمام چیزیں بندے کے لیے امتحان ہیں، کہ باوجود غربت، بیماری، بے اولادی وغیرہ کے رب تعالی کا شکرگزار رہتا ہے یانہیں! بندۂ مؤمن کو چاہیے کہ بدگمانی سے بچ کر حُسنِ ظن اور صبر

وشکر کا دامن تھامے رکھے؛ کہ عنقریب اللہ تعالی اسے خوشحال کردے گا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً* إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً﴾(۱) "یقیناً دُشواری کے ساتھ آسانی ہے، یقیناً دُشواری کے بعد آسانی ہے"۔

ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے حُسنِ ظن رکھنا پختہ ایمان کی علامت ہے، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو وِصال سے تین ۳ روز پہلے فرماتے سنا: «لا يَمُوتُ أحدُكم إلاّ وهو يُحْسِنُ الظنَّ بالله»(۲) "تم میں سے جب بھی کوئی مرے، تو ضرور اس حال میں مرے کہ اللہ تعالی سے نیک گمان رکھے ہو"۔

بدگمانی کے اثرات

محترم بھائیو! بدگمانی بُرا اَخلاق اور ایک خطرناک نفسیاتی بیماری ہے، بدترین گناہ وظلم، باہَمی تعلقات کی خرابی اور شر وپریشانی کا باعث ہے، بدگمانی کے اِنفرادی واجتماعی بُرے اثرات ہی ہوا کرتے ہیں، جو نقصانات کا سبب بنتے ہیں، بدگمانی سے اللہ ورسول کے حکم کی خلاف ورزی لازم آتی ہے، بدگمانی اَعمال کی بربادی، گناہوں اور منفی ردِعمل کا سبب بنتی ہے، باہمی اعتماد و بھروسہ کمزور پڑ جاتا ہے، محبت نفرت میں

---

(۱) پ۳۰، ألم نشرح: ٥، ٦.

(۲) "سنن أبي داود" كتاب الجنائز، ر: ٣١١٣، صـ٤٥٦.

اور قُربت دُوری میں بدل جاتی ہے، بے اعتمادی جڑ پکڑتی ہے، بدگمانی باہَمی روابط واُمور کو خراب کرتی ہے، شُر وبرائی پر اُبھارتی ہے، دوستی کو ختم کرتی ہے، باہمی محبت واُنسیت کی رُوح مَر جاتی ہے، اخوّت وبھائی چارگی کا جذبہ ختم ہوجاتا ہے، ایسے گھر، خاندان اور مُعاشرے وسماج میں بے راہ رَوی کا دَور دَورہ ہوتا ہے، امن وسکون برباد ہوجاتا ہے، بدگمان شخص دوسرے کو عیبی ومجرم سمجھتا، لوگوں سے دُور بھاگتا اور بداَعمالیوں میں گھِرا رہتا ہے.

الغرض بدگمانی باہَمی نفرتوں، رنجشوں، انتشار، لڑائی جھگڑے اور قِتال کا بھی سبب ہے، جبکہ حُسنِ ظن ایمان کی بنیاد ہے، جس سے اللہ ورسول اور لوگوں کی محبت بڑھتی ہے، عبادات میں دِلجمعی نصیب ہوتی ہے، تَوبہ کی توفیق ملتی ہے، آسانیاں پیدا ہوتی ہیں، وَہم وگمان پر بنیاد رکھنے والوں سے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنْ يَتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ﴾(۱) "وہ تو سَراسر گمان اور نفس کی خواہشات کے پیچھے ہیں"۔ دِینِ اسلام ہمیں فکر وسوچ کے تمام مَراحل، اجتماعی وباہَمی تعلقات ورَوابط میں خیر خواہی، بھلائی اور نیک نیّتی کی دعوت دیتا ہے، لہٰذا ہم سب کو دوسروں کے لیے خیر خواہی، نصیحت اور دوستی کا جذبہ رکھنا ہے، اور بدگمانی وبدنیّتی سے بچتے رہنا ہے۔

---

(۱) پ۲۷، النجم: ۲۳.

بدگمانی کا علاج

عزیز دوستو! اَیسی منفی رائے یا اندازہ قائم کرنا جس سے اخوّت وبھائی چارگی پر اثر پڑتا ہو وہ بدگمانی ہے، اور ہر گمان حرام وگناہ نہیں، بلکہ صِرف وہی گمان گناہ ہے جو شرعاً ممنوع ہے، ہم میں سے ہر ایک کو بدگمانی سے بچنے کی کوشش کرنی ہے، جب دل میں کسی کے لیے بُرا خیال آئے، تو قرآن وحدیث میں بیان ہونے والی وعیدوں اور اس کے نقصانات پر غَور کریں، اُس شخص کی اچھائیاں اپنے سامنے لائیں، کہ دیکھو وہ فُلاں فُلاں اچھے کام بھی تو کرتا ہے!۔

بدگمانی کی عادت ختم کرنے کے لیے بذاتِ خود اُس شخص سے واضح بات پُوچھ لینی چاہیے جس کے بارے میں بُرا خیال آتا ہو، دوسرے سے متعلق زیادہ سوچنے اور بلاوجہ رائے قائم کرنے سے گریز کرنا ہے، اپنی منفی سوچوں پر قابو رکھنے، بدگمانی کو دُور کرنے کی کوشش، غلطی پر دوسروں کو مُعاف کردینے، اور دوسروں کو اپنے سے اچھا سمجھنے سے بدگمانی کا قلع قمع ہوجاتا ہے، حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «احْتَرِسُوْا مِنَ النَّاسِ بِسُوءِ الظَّنِّ»[1] "لوگوں پر بدگمانی سے بچو!"۔

---

(١) "المعجم الأوسط" بابُ الألف، من اسمه أحمد، ر: ٥٩٨، ١/ ١٨١.

بدگمانی در حقیقت جھوٹ پر مبنی خیال ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ؛ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلاَ تَجَسَّسُوْا، وَلاَ تَحَسَّسُوْا، وَلاَ تَبَاغَضُوْا، وَكُوْنُوْا إِخْوَاناً!»[1] "گمان سے بچو کہ گمان سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے! کسی کی جاسوسی مت کرو! کسی کی ٹوہ میں مت پڑو! ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو! اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو!"۔

یعنی کسی کے لیے بُرا خیال دل میں مت لاؤ، نیز اس حدیثِ پاک میں جاسوسی سے بھی روکا گیا ہے؛ کیونکہ جب بدگمانی جڑ پکڑ لیتی ہے تو پھر بندہ دوسروں کی ٹوہ اور جاسوسی میں لگ جاتا ہے، بدگمانی سے بچنے کے لیے بندہ اپنی اِصلاح کرے؛ کیونکہ بدفطرت انسان ہمیشہ بدگمان ہوا کرتا ہے، مسلمان کے کام کو صحیح جانتے ہوئے، اس کے خلاف رائے قائم کرنے میں جلد بازی سے پرہیز، اسی طرح کسی سے ملتے وقت اس کے نیک ہونے کا گمان کرنا، باہَمی توہّمات سے بچاتا ہے، نفرتیں ختم ہوتی ہیں اور اخوّت وبھائی چارہ فروغ پاتا ہے۔

اے اللہ! ہمیں بدگمانی سے محفوظ ومامون فرما کر پاکیزہ سوچ، باہَمی اتفاق واتحاد کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب النكاح، ر: ٥١٤٢، صـ٩٢٠.

وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت، اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! مُتّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اوراِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.